سیف نیاز

پروفیسر حمید احمد خاں

آج اُن کی موت پر ہیں سیکڑوں دل داغ داغ
روشنی جن کی جہاں میں زندۂ جاوید ہے
عظمتیں تقسیم جو کرتے رہے اتنے عظیم
زندگی بھر خدمتِ انسان میں کرتے رہے
اپنے طلبہ کو سکھاتے تھے تمیزِ دل نشیں
جن کے دل میں احترامِ قائدِ اعظم بھی تھا
جن کی محفل میں نظامی، راشد و تاثیر کے
آج وہ اجڑا انہیں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا
آج وہ بھی الاماں ! یادوں کی زینت ہو گئے

زندگی کو روشنی دیتا رہا جن کا دماغ
موت کی آندھی نے ایسے بھی بجھائے ہیں چراغ
جو نئے آفاقِ ہستی کا لگاتے تھے سُراغ
اک مئے تنویر سے لبریز ہستی کا ایاغ
جرأتِ شاہیں ہے کیا ! کیا ہے یہاں مکّار زاغ
جن کی محفل میں جلے اقبال و غالب کے چراغ
ظلمتِ ادراک میں روشن تھے جدّت کے چراغ
اس صدی میں لہلہایا تھا ثمر آور جو باغ
جن کے دم سے تھے شگفتہ زندگی کے باغ و راغ

ہے دعا اُن کی لحد پر رحمتیں نازل رہیں
جنّت الفردوس کی سب نعمتیں حاصل رہیں

○